رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ

سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

جلد ۲ | یکم ستمبر ۱۹۲۸ء ✽ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ | نمبر ۱۷

دارالامان کی خبریں

آجکل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ درس قرآن شریف فرما رہے ہیں جو بعد از نماز ظہر۔ مغرب تک مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔ علم و عرفان حقائق و معارف کا ایک دریا ہے جو سیراب کر رہا ہے۔ خواتین بھی اس درس میں شامل ہوتی ہیں۔ بیرونجات سے ڈیڑھ سو مہمان اسی درس سے فیضیاب ہونے کیلئے آئے ہیں بعض اپنے اہل و عیال بھی ساتھ لائے ہیں۔

۲۔ ساون کا مہینہ تو خشک ہی گذرا اب بھادوں میں دو تین بار تھوڑی تھوڑی پھر ۲۵ اگست کو صبح سے شام تک بارش ہوئی۔

۳۔ ریلوے لائن پر آہنی پٹری نہر تک بچھ چکی ہے اب نہر کا پل بنے گا۔ غالباً ۱۵ ستمبر کو نہر کا پانی رکے گا اور تعمیر شروع ہوگی۔ قادیان ریلوے سٹیشن پر کوارٹروں کی دیواریں اٹھ چکی ہیں چھتیں پڑ رہی ہیں۔ بکنگ آفس وغیرہ کی بنیادیں کھودی جا چکی ہیں اور پلیٹ فارم کی دیوار بھی ۴۔۵ فٹ اونچی بن گئی ہے۔

نظمیں اکثر مصباحی بہنیں نظم کہیں سے نقل کر کے بھیجتی ہیں۔ اور اس بات کی صراحت نہیں کرتیں کہ یہ نظم ہماری نہیں بلکہ فلاں کتاب یا رسالہ یا اخبار سے نقل کی گئی ہے۔ آئندہ احتیاط لیے ہے کیونکہ ضروری نہیں جو ایڈیٹر کو ہر نظم کی نسبت معلوم ہو کہ یہ منقول ہے۔

مضمون نگار مصباحی بہنیں توجہ فرمائیں: کارآمد مضامین کی کمی ہے۔

تبدیل پتہ بہنیں اپنا نام و پتہ صاف لکھا کریں۔ تبدیل مکان کے ساتھ خریداری نمبر کا حوالہ دیں اور یہ بھی بتائیں کہ ہم پہلے فلاں جگہ تھیں۔ ۲۰۰ اخبار کا نمبر ہے نہ کہ کسی خریدار کا۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور کا تبادلہ

لاہور کی احمدی بہنوں کی آگاہی کیلئے لکھا جاتا ہے کہ ہماری بہن زبیدہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور اپنے شوہر کی تبدیلی پشاور ہو جانے کی وجہ سے پشاور تشریف لے گئی ہیں اور انکی جگہ بہن سعیدہ بیگم اہلیہ میاں وزیر محمد صاحب سیکرٹری قرار پائی ہیں چونکہ ہماری بہن زبیدہ خاتون صاحبہ بذات خود ہشیار تھیں اور وہ لجنہ کا کام اکیلے بخوبی چلا سکتی تھی اسی لئے انکو اپنے لئے کارکن کی ضرورت بہت کم پڑتی تھی اب انکے جانے کے بعد اہلیہ صاحبہ محمد صادق صاحب۔ انجمن کی محاسب مقرر ہوئیں نائب سیکرٹری کا انتخاب آئندہ کسی اجلاس میں ہوگا بہن زبیدہ خاتون ۲۰ رجولائی کو یہاں سے روانہ ہوئیں اور ۱۷ ر کو جلسہ ہوا اور ۱۹ رجولائی کو ۳ بجے دن کے احمدیہ مسجد میں انکو لجنہ کی طرف سے الوداعی پارٹی دی اور میری آپا جان ب - خ - ن صاحبہ نے لجنہ کی طرف سے انکی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جسمیں انکی بیش بہا خدمات کا ذکر تھا اور انکے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا تھا اور اسکے بعد بہن سعیدہ بیگم جدید سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور نے لاہور کی تمام احمدی بہنوں کی طرف سے ان کو ایڈریس دیا اسکے بعد بہن زبیدہ خاتون نے دونوں ایڈریس کا جواب دیا انکی جدائی کے خیال سے قریباً سب بہنیں غمناک تھیں خود سیکرٹری صاحبہ بھی چشم پرآب تھیں پارٹی میں تقریباً ۲۵ سے زیادہ خواتین مدعو تھیں چونکہ ظہر کی نماز کا وقت تھا لہذا آئے ہمارے کئی احمدی بھائی نماز کے بعد بھی مسجد میں موجود تھے جنکی میوہ جات سے تواضع کی گئی سیکرٹری صاحبہ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور دعا پر جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ والسلام۔ خاکسار کرامت خاتون بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم لاہور

ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم کی وفات

مہربانی فرما کر۔ مفصلہ ذیل ریزولیوشن جو لجنہ اماء اللہ امرتسر نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۸ ر اگست سنہ ۱۹۲۸ء میں متفقہ طور پر پاس کیا ہے اپنے قیمتی اخبار مصباح میں درج فرما کر مشکور فرمائیں۔

"لجنہ اماء اللہ امرتسر۔ حضرت امیر جماعت احمدیہ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم کی وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اور آپکی ان مخلصانہ کوششوں کا نہایت شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتی ہے جو لجنہ اماء اللہ امرتسر کے قیام اور اسکی ترقی کے واسطے مرحوم اس پیرانہ سالی میں کرتے رہے"

"لجنہ اماء اللہ امرتسر کے ایسے سرپرست کے گزر جانے سے جو صدمہ لجنہ کو ہوا ہے۔ اسکی تلافی مشکل ہے۔ ممبرات لجنہ دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے اور آپ کے متعلقین کو صبر کی توفیق بخشے" فقط

خاکسار - نصرت جہاں بیگم (اہلیہ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب) قائم مقام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم ستمبر ۱۹۲۸ء

دستکاری

ایک شریف اور خانہ دار بیوی کے ضروری اوصاف میں علاوہ خانہ داری کے دستکاری کا فن بھی موجود ہونا نہایت ضروری اور لابدی ہے۔

سنتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں گھر گھر چرخے چلتے تھے اور بی بیوں کے کاتے ہوئے سوت کے بنے ہوئے کپڑے کنبے بھر میں سوائے بیاہ شادی کے کپڑوں کے عام طور پر استعمال کیئے جاتے تھے۔ مگر اب وہ زمانہ گیا۔ کسی گاؤں یا قصبہ میں بمشکل ہی ایک آدھ چرخہ کبھی کبھار دکھائی دیدیتا ہے ورنہ اسکا رواج بالکل ہی معدوم ہو چکا ہے۔

نان کواپریشن کے زمانہ میں مہاتما گاندھی نے چرخہ کو بہت مروج کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور بہت سے گھرانوں میں چرخے چلنے لگے تھے مگر جب لوگوں کا جوش ہانڈی کے ابال کی طرح کم ہو گیا۔ تو عوام تو الگ رہے خود بڑے بڑے لوگ جو عوام کو چرخے کاتنے کی تلقین کرتے تھے چھوڑ بیٹھے اور انکا سارا جوش ہانڈی کے جوش کی طرح آیا اور چلا گیا اور کوئی اس تجویز پر عمل نہ کر سکا۔ اسکے لکھنے سے میری مراد کوئی گاندھی کی مخالفت کرنی نہیں ہے ضمناً اسکا تذکرہ آگیا۔ بہرکیف دستکاری نہایت ضروری اور مفید فن ہے جو ہر عورت اور لڑکی میں کم و بیش موجود ہونا چاہیئے۔ ہاتھ کے کاڑھے ہوئے رومال کے پھول پتیاں بیل بوٹے۔ اور زردوزی کے خوشنما دلکش چمکدار کام۔ کروشیا کے بنے ہوئے سبز پوش تولئے و خوشنما لیس۔ گھر کی خوبصورتی اور سجاوٹ اور لباس کی دلکشی میں دوچند اضافہ کر دیتے ہیں اور ملاقات کے کمرے کو ایک سدا بہار چمن بنا دیتے ہیں۔ مگر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی توجہ دستکاری کی طرف سے کم ہوتی جاتی ہے۔ شائد یہ بھی فیشن کا نتیجہ ہو کہ بیویاں لیس بیل وغیرہ لگانے میں تو بہت شوقین ہیں مگر اپنے قدیمی ہنر کو بھلا دینے کے ساتھ کچھ سیکھتی بھی نہیں ہیں۔ حالانکہ بزرگوں کا قول ہے کہ "دو سیکھ تب ایک چھوڑ"۔

لکھنؤ۔ دلی وغیرہ میں سلمہ ستارہ اور چکن سازی کا کام نہایت اچھا ہوتا ہے اور بیویاں بہت جلد اور نہایت اعلیٰ درجہ کا کام کم سے کم عرصہ میں بنا لیتی ہیں۔ مگر عام طور پر اس کا رواج تمام ہندوستان میں نہیں ہے۔ ورنہ یہ نہایت مفید اور بیحد خوشنما دستکاری ہے۔

بہرکیف میرا مطلب ان سب باتوں سے یہ ہے کہ مصباح میں دستکاری کے موضوع پر خاص طور سے مضامین لکھے جائیں اور اس فن کی ماہر بہنوں سے لکھوائے جائیں۔ جو صرف دستکاری کی تحریک ہی کو نہ

بلکہ کچھ سکھائیں بھی۔ مجھے دستکاری کے فن سے خاص رغبت ہے مگر افسوس کہ اسکے سیکھنے کا مجھے باقاعدہ اور پوری طرح موقعہ نہ مل سکا۔

ذیل میں۔ میں دستکاری کا ایک نمونہ دیتی ہوں۔ جسکو فراک قمیص کرتہ تکیہ وغیرہ کے دامن یا کونوں پر لگایا جاسکتا ہے۔ اس دستکاری میں مندرجہ ذیل چیزوں کی ضرورت ہے

(۱) پوتھ ہلکے اور گہرے سبز رنگ کا جو پتّیوں اور ڈنڈیوں میں لگایا جائیگا۔ گلابی کاسنی سُرخ فالسئی رنگ میں سے جو رنگ پسند ہو اسی رنگ کا پوتھ پھولوں کے لئے استعمال کیجئے۔ (۲) ٹیشو پیپر Tissue paper یعنی باریک کاغذ۔ اس قسم کے پتلے کاغذ اکثر کپڑے کے تھانوں میں لپیٹے ہوئے آتے ہیں۔ اگر انہیں احتیاط سے نکال کر کسی بڑی کاپی کے اندر رکھدیئے جائیں اور ضرورت کے وقت استعمال کیئے جائیں تو نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ جن بہنوں نے باقاعدہ ڈرائینگ وغیرہ سیکھا ہے انہیں تو ٹیشو پیپر کی ضرورت نہیں ہے وہ تو ڈیزائن (نقشہ) کو دیکھکر ویسا ہی اُتار سکتی ہیں۔ مگر جو بہنیں ڈرائنگ نہیں جانتی انکے لئے ٹیشو پیپر نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے اور آلات دستکاری کا کام دے سکتا ہے۔

(۳) کاربونک پیپر (Carbonic paper) یعنی سیاہ پتلا کاغذ جسکو اگر کسی کاغذ پر رکھکر اوپر سے کچھ لکھو یا نقشہ بناؤ تو صاف کاغذ پر اُتر آئیگا۔

بہرکیف ٹیشو پیپر کو اسی اخبار کے ڈیزائن پر رکھ کر تمام نقش کاغذ پر اُتار لو۔ بعدہٗ جس کپڑے پر بنانا ہو اسے اُلٹا کرکے میز یا چوکی پر بچھا دو۔ شکن وغیرہ اچھی طرح صاف کرکے اسپر کاربونک پیپر رکھو۔ یہ خیال رہے کہ چکنا نیچے کی جانب رہے یعنی کپڑے کی جانب اور اسکے اوپر ٹیشو پیپر جس پر نقشہ اُتارا جاچکا ہو رکھو اور ڈیزائن پر پنسل دباکر پھیرئے جب تمام ڈیزائن پر پنسل پھیر چکیں تو کاغذ اُٹھاکر دیکھئے اگر کپڑے پر پورا نقشہ اُتر آیا تو کاغذ ہٹا لیجئے اور اگر کہیں اچھی طرح نہ اُترا ہو تو وہیں پھر پنسل چلایئے۔

اب نیچے کی جانب سے تمام ڈیزائن پر بھرایئے یعنی باریک باریک لنگر بھرایئے۔ تاکہ ڈیزائن سیدھی جانب نمایاں ہوجائے اور اسپر ایک ایک پوتھ لیکر تمام ڈیزائن پر ٹانک آیئے۔ جب سب تیار ہوجائے تو لنگر نکال کر پھینک دیجئے۔ پتّوں کیلئے ہرا رنگ موزوں ہے اور پھولوں کیلئے گلابی سُرخ نارنجی، فالسئی کاسنی وغیرہ رنگ میں سے جو پسند ہو وہ انتخاب کرلیجئے۔ نہایت نفیس اور دیدہ زیب پھول تیار ہونگے ؛

راقمہ لئیقہ بیگم۔ کلکتہ

ڈیزائن

ازروئے قرآن کون فلاح یافتہ ہے؟

عاجزہ بفضلہ قرآن پاک باترجمہ پڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ میرا سبق قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ پر پہنچا۔ تو دل میں خیال گذرا کہ اسی سپارہ کی ابتدائی چند آیات کا ترجمہ مصباح کے لیئے سپرد قلم کردوں۔ تاکہ مصباحی بہنیں بغور مطالعہ فرمائیں اور اگر کوئی بہن عمل کرے تو اُسکے عمل سے ہی شاید میں نجات اُخروی حاصل کرسکوں۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ڈ الخ ترجمہ یہ ہے:۔

ضرور وہ مومن مرد اور عورت فلاح پا گئے۔ کون؟ جو اپنی نماز میں زاری کرنیوالے ہیں اور کرنیوالیاں ہیں۔ اور وہ جو بیہودہ باتوں سے مُنہ پھیرنے والے اور پھیرنے والیاں ہیں۔ اور وہ جو زکوٰۃ کے ادا کرنیوالے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے اور کرنے والیاں ہیں سوائے اپنی بیویوں کے یا جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ۔ ضرور وہ نہیں ملامت کیئے جاینگے۔ پس جو کوئی اسکے سوا چاہے۔ وہ حد سے گذرنے والے ہیں۔ اور شرعی حد سے گذرنے والے فلاح نہیں پاسکتے۔ اور وہ جو اپنی امانتوں کی رعایت کرنے والے ہیں: اور وہ اپنے عہد کی رعایت کرنیوالے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ خوب نوٹ کرلو یہ وہی لوگ ہیں جو فردوس (جنت) کے وارث ہونگے۔ اور اُسی میں ہی ہمیشہ رہینگے۔

مطلب۔ جس طرح طالب علم بچے اور بچیوں کا امتحان ہوتا ہے۔ اور وہ روز کی محنتِ شاقہ کے بعد کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک مومن اور مومنہ کا ایک نہ ایک روز امتحان ہونے والا ہے۔ جس امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیئے از بس ضروری ہے، کہ مندرجہ بالا احکام قرآنی پر ہر مرد و زن کاربند ہووے اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مختصراً احکام یہ ہیں:۔

(۱) نمازوں کا خشوع خضوع سے ادا کرنا۔ جس کے لیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”سو اے لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اُسوقت میری جماعت شمار کیئے جاؤگے۔ جب سچ مچ تقوٰی کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو...... جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“ (۲) بیہودہ باتوں اور بے فائدہ کاموں سے بچنا (۳) زکوٰۃ کا ادا کرنا۔ (۴) اپنی شرمگاہوں کی محافظت کرنا۔ (۵) امانتوں کا اُنکے حق داروں کو وقت پر ادا کرنا۔ (۶) عہدوں اور وعدوں کو پورا کرنا (۷) نمازوں کا باقاعدہ وقت مقررہ پر دل لگا کر ادا کرنا۔

اب میری مصباحی بہنیں سوچیں اور غور فرمائیں۔ کہ کتنے بھائی اور بہنیں ہیں جو اِن خدائی حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو نمازیں ادا کرتے ہیں

کتنے ہیں جو بیہودہ باتوں سے بچتے ہیں۔ کتنے ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور کتنے ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بہت تھوڑے ہیں۔ وائے برحالِ مسلماناں سچ ہے ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

نمازوں کا خیال تو الگ رہا۔ آج بڑے بڑے پیروں اور فقیروں کی مجلسیں ناچ رنگ اور بیہودہ شغلوں سے پُر رہتی ہیں۔ زکوٰۃ تو الگ رہی۔ وعدوں کو بہت کم لوگ ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ کامیابی اور فلاحِ اُخروی کا دارومدار انہی باتوں پر عمل کرنے سے ہے۔

اب ہر ایک بہن اپنے نفس کو ٹٹولے اور محاسبہ کرے کہ وہ ان سات احکامِ قرآنی پر کہاں تک عمل پیرا ہے اگر کمزوری ہے۔ تو وہ آج سے اپنے خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنے دل سے سچا عہد کرے۔ کہ اگر وہ روحانی امتحان میں کامیابی کی خواہاں ہے۔ اور ضرور ہے۔ اور چاہتی ہے۔ کہ اسکو نجاتِ اُخروی حاصل ہو اور وہ اپنے مالکِ حقیقی کی رضاجوئی کی متلاشی ہے۔ تو ان سات باتوں پر آئندہ عمل کرنے کی نہ صرف خود کوشش کرے۔ بلکہ دوسروں کو بھی عمل کرنیکی نصیحت کرے۔ اسی سے دین و دنیا کی کامیابی حاصل ہوگی۔ خدا تعالیٰ ہمیں قرآن پاک کے ہر ایک حکم پر عمل کرنیکی توفیق بخشے اور اپنے فضل و کرم سے فلاح عطا فرمائے آمین۔

طالبِ دُعا زینب بی بی از ننکانہ صاحب
اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم سکرٹری تبلیغ ضلع شیخوپورہ

بچپن میں انسانی طبیعت

کی تربیت

جس طرح تربیت کی جائے وہی ہمیشگی کا پھل بنجاتی اور روز بروز شجر کی مانند بڑھتی جاتی ہے طبیعت بچپن کی بعینہٖ مثل آئینہ کے ہوتی ہے جسپر جس چیز کا عکس پڑے اُسی کے اثر کو قبول کرلیتا ہے۔ جس حالت میں یا جس قسم کی صحبت میں بچہ کو رکھا جائے وہ اسی صحبت کو قبول کرلیتا ہے اور جس قسم کا بھی اُسپر اثر پڑے خواہ وہ بدتر ہو یا بہتر مداومت اختیار کرلیتا ہے اور اُسکے مزین یا غیر مزین ہونے کا بلاشک وشکوک باعث ہوجاتا ہے اور جس کے ہاتھ بچہ کی تربیت ہوتی ہے اسی کے آگے سر تسلیم کردیتا ہے۔

صرف آئینہ اور انسانی طبیعت میں اتنا ہی فرق ہے کہ مؤخر الذکر عام اثر کو قبول کرنیکے علاوہ ایسے واقعات اور واردات سے زیادہ تر متاثر ہوتا ہے جو دلچسپی اور دلآویزی کا پہلو بھی رکھتے ہوں۔

نشوونما کے اس زمانہ ارتقا میں انسانی طبیعت کی جس طرح بھی تربیت کی جائے خواہ احسن طریق سے یا غیر احسن طریق سے وہ اسے ہی قبول کرلیتی ہے سو ہمیں چاہیئے کہ جو جو کمالات ہم اپنے اندر پیدا کرنے چاہتے ہیں بچپن سے ہی سیکھیں سکھائیں کیونکہ بچپن کی سیکھی ہوئی بات بچوں کی طبیعت کا جزو بنکر نقش فی الحجر کی مانند مداومت اختیار کرلیتی ہے۔

جب ہماری جماعت کے ہر فرد بشر کی دلی خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے بچے جوان ہوکر نخلِ تربیت کی آبیاری

کریں تو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو بچپن ہی میں اسلامی رکنوں پر عمل کرنے کی ترغیب و تعمیل کرانے کے علاوہ اسلامی کارنامے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و اُمّی و روحی) کے حالات زندگی اور خلفاء راشدین سلف صالحین اور دیگر بزرگان اسلام کے اخلاقی محاسن شؤن زندگی اور اُن کی جرأت دلیری صبر و استقلال اور شوقِ شہادت بطور درس دلچسپ پیرایہ میں ذہن نشین کراتے رہا کریں اور اس طریق پر اُن کی جرأت اور جوش ایمان کو بڑھائیں اور کسی قسم کے اسلامی کام میں سُست و کاہل نہ ہونے دیں بچپن ہی کی سُستی راستے میں کانٹے بچھائے گی اور بچپن ہی کی بیداری اور دین داری نشوونما پاکر بڑے سے بڑے جنگ جو دشمن کی بیخ کو کاٹیگی بچپن کی اخذ شدہ بات بچوں کے دل پر ایسا گہرا اثر کرتی ہے کہ اُس گہرائی کی تہ تک کوئی دشمن پہنچ ہی نہیں سکتا۔

بچوں کی تربیت میں ماں اور باپ دونو کا برابر برابر حصّہ ہے دونو میں کسی ایک کا تسلیم اسلام اور تاریخ اسلام سے بہرہ ور ہونا ہرگز ہرگز ہماری آرزو کو پورا نہیں کر سکتا جیسے ایک پہیئے پر گاڑی نہیں چل سکتی اُسی طرح صرف اکیلے باپ سے بھی بچوں کی تربیت کماحقہ درست نہیں ہو سکتی کیونکہ بچے باپ کی عدم موجودگی میں زیادہ حصّہ دن یا عمر کا ماں ہی کے پاس گذارتے ہیں سو عورتوں کو بچوں کی تربیت کرنیکے لئے ضروری ہے کہ تعلیم و تہذیب اور تاریخ اسلام سے آراستہ پیراستہ ہوں تا اُن کی بے علمی کی وجہ سے بچوں کے اس زمانہ ارتقاء میں کسی قسم کا حرج واقع نہ ہو بلکہ اُنکے لائق و فائق تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے بچے نیک صحبت میں نیک خیالات اخذ کریں اور ہر قسم کی نیکی اور ایثار سے مؤثر ہو کر بڑی شان و شوکت اور ہمت و استقلال سے نخل قومیت کی آبیاری کر سکیں۔

بالآخر میں دُعا کرتی ہوں کہ خداوند کریم ہماری جماعت کے ہر فرد بشر کی دلی آرزوئیں پوری کرے اور دینی دنیاوی مالی جسمانی نیز ہر قسم کی کمزوریاں رفع فرمائے آمین

والسّلام ناچیز- امۃ الرحمٰن بنت چوہدری اللہ بخش صاحب امرتسری مہاجر قادیان شریف

تازہ ہوا

کسی نے کہا ہے ؎

تندرستی ہزار نعمت ہے ۔ لاکھ نعمت سی ایک صحت ہے

ہر تعلیم یافتہ اور سمجھدار انسان کی یہ خواہش ہے۔ کہ اُسکی صحت اچھی رہے اسکے عزیز و اقارب تندرست ہوں اور اُسکے گھر میں بیماری کا دخل نہ ہو۔ لیکن ہمارے ملک میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے ان باتوں کی چنداں پروا نہیں کی جاتی جو کہ صحت کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ اگر بہنیں چند موٹے موٹے صحت کے اصولوں کی پابند ہو جائیں۔ تو بہت جلد اکثر بیماریوں کی رفتار کم ہو سکتی ہے۔ فی الحال میں تازہ ہوا کے متعلق کچھ عرض کرتی ہوں۔

صاف اور تازہ ہوا پر ہی زندگی کا مدار ہے تازہ اور صاف ہوا کے بغیر نہ صرف صحت کو

کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ اکثر دفعہ موت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ انسان کو زندہ رہنے کے لئے سب سے ضروری چیز ہوا ہے۔ ہم بغیر خوراک کے تو چند دنوں تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ مگر ہوا کے قطعی بند ہو جانے سے فوراً دم گھٹ کر مرجائینگے ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ اسکے لئے صاف ہوا کیسی لازمی ہے۔ مگر بہت سے ہیں جو صاف اور گندی ہوا میں تمیز نہیں کرتے۔ وہ خیال کرتے ہیں خواہ ہوا کیسی ہو کافی ہے۔ مگر یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ جیسے پینے کے لئے صاف پانی کی ضرورت ہے۔ مگر ہر طرح کے پانی کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم گندی نالی کا پانی پئیں گے۔ تو جلد تکلیف محسوس کرینگے اور ایسے پانی سے نفرت کرینگے۔ اسی طرح ہوا بھی صاف ہونی چاہیئے دنیا میں بہت سے اقسام کے زہر ہیں۔ یقین غالب ہے کہ سب سے زیادہ نقصان دہ گندی ہوا ہے۔ جو صحت اور زندگی کو تلف کرتی ہے۔ بہتوں کے اکثر دفعہ سُننے میں آیا ہوگا کہ ایک ہی کمرے میں بہت سے آدمی دروازے بند کرکے رات کو سوئے مگر صبح کو مُردہ پائے گئے۔ اِسکی وجہ یقینی طور پر کمرے کا بند ہونا سانس کی گندی ہوا کا بار بار لینا اور تازہ ہوا کا کسی طرف سے داخل نہ ہونا ہے۔

اب سوال یہ ہوتا ہے کہ ہوا کس طرح خراب ہو جاتی ہے۔

ہوا کے خراب ہونے کی وجہ سب سے پہلے یاد رکھنا چاہیئے۔ سانس لینے سے جو ہوا خارج ہوتی رہتی ہے۔ وہ گندی ہوا ہے۔ جس طرح برتن دھونے کے لئے صاف پانی ڈالا جاتا ہے۔ مگر دھونے کے بعد وہی پانی میلا ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح صاف ہوا پھیپھڑوں کے اندر پھر کر انکو صاف کرکے جب آتی ہے۔ تو زہریلی اور گندی ہو جاتی ہے۔ پانی کا گند تو فوراً ہم کو نظر آجاتا ہے۔ مگر ہوا کی گندگی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ ہم ہوا کو دیکھ ہی نہیں سکتے۔ وہ زہریلی مَیل ہوا کے اندر رہتی ہے۔ جب بہت سے لوگ ایک چھوٹے سے بند کمرے میں بیٹھے رہتے ہیں۔ تو ایک دوسرے کی مَیل اور زہر جو اُنکے پھیپھڑوں کے اندر سے نکلتا ہے۔ کھاتے رہتے ہیں اور یہی زہریلی ہوا بیماری اور موت کا باعث ہو جاتی ہے۔ دوسرے سڑی ہوئی چیزیں اور حیوان بھی ہوا کو گندہ کرتے ہیں۔ بتیوں اور لیمپوں کے جلانے سے بھی ہوا خراب ہو جاتی ہے جس طرح کافور چھوٹے چھوٹے ذرّوں میں ہو کر ہوا میں مِل جاتا ہے۔ اور ہم کو اُسکی خوشبو آتی رہتی ہے ایسے ہی سڑی ہوئی سبزی اور مردار کی وجہ سے بھی ہوا میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے جس طرح آندھی میں گرد ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اُسی طرح ہوا میں چھوٹے چھوٹے ذرّے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو ہمیں بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے۔ مگر سانس کے ذریعے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ اور نقصان پہنچاتے ہیں۔ تیسرے ہر طرح کا دُھواں خصوصاً پتھر کے کوئلے کا دھوئیں ہوا کو خراب کرتا ہے۔

صاف ہوا کس طرح حاصل کریں دن رات دروازے کھڑکیاں کُھلی رکھنی چاہئیں۔ تاکہ تازہ ہوا

کی آمد و رفت ہے۔ سوتے وقت منہ کو ڈھانپنا نہیں چاہیئے۔ اور نہ سونے کے کمرہ میں بتی یا کوئلہ کی جلتی انگیٹھی رہنی چاہیئے۔ پاخانوں۔ چہ بچوں اور تنگ گلی کوچوں اور گرد و غبار کے موقعوں یا گائے بھینس کی جگہ سے جہاں گوبر و پیشاب وغیرہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ اپنے آپکو بچانا چاہیئے اور ایسے موقعوں پر سانس آہستہ آہستہ لینا مناسب ہے۔ کوڑا کرکٹ و گلی سڑی چیزوں کو اپنے گھر میں جمع نہیں رکھنا چاہیئے۔ انکو دبا دیا یا جلا دینا چاہیئے۔ جھک کر بیٹھنے سے پھیپھڑے دبے رہتے ہیں۔ پڑھنے لکھنے یا کام کرتے وقت سیدھا بیٹھنا چاہیئے۔ تاکہ پھیپھڑوں پر زور نہ پڑے۔ صبح و شام ہوا خوری کیلئے باہر سیر کو جانا بہت مفید ہے۔ درخت سبزیاں اور پودوں کے ذریعے بھی ہوا صاف ہوتی ہے۔ والسّلام صغری بیگم اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب لاہور

بچّوں کی تربیت

(۱) ماؤں کو چاہیئے۔ کہ اپنی لڑکیوں کو ایسی تربیت کریں۔ کہ وہ نیک سلیقہ شعار اور فرمانبردار ہوں اور دینی باتوں کی واقف ہو جائیں۔

(۲) جس کی ماں اچھی ہوگی۔ تو خصوصاً اُس کی اولاد بھی اچھی ہوگی۔ جو اثر والدہ کا اولاد پر ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ماؤں کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کے سامنے کوئی بُرا فعل نہ کریں۔ خواہ کوئی اچھی بات ہو یا بُری۔ بچّوں پر فوراً اثر پڑ جاتا ہے۔ اسلئے ماؤں کو بھول کر بھی کبھی کوئی ایسی حرکت کرنی چاہیئے۔ جس سے بچّے پر بُرا اثر ہو۔

(۳) ماؤں کو چاہیئے۔ اپنی اولاد کو مناسب موقعہ پر ایسی محبّت سے نصیحت کریں۔ کہ انکے دلوں پر نقش ہو جائے اور لڑکیوں کو بچپن سے ہی ایسے کام سپرد کریں۔ جنہیں وہ خوشی سے سرانجام کر سکیں۔ اور ہر ایک کام کے لئے وقت مقرّر ہو۔ تاکہ سب کام آ جائیں۔ ماؤں کو اپنی اولاد کو تربیت سکھانے میں غافل ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ بعد میں نتیجہ سخت بُرا ہوگا۔

(۴) بچپن سے ہی لڑکیوں کو سویرے اُٹھنے نماز اور قرآن مجید پڑھنے کی عادت ڈلوائیں۔ اور زبانی طور پر دینداری کی باتیں بتلائی جائیں۔

(۵) لڑکیوں کو لکھنا پڑھنا سخت لازمی ہے۔ اور سینا پرونا۔ بُننا۔ کاڑھنا۔ کھانا پکانا غرضکہ خانہ داری کی تمام باتیں سکھانی چاہیئیں۔ اور بُردباری، انکساری کی عادت ڈلوائیں۔ زبان درازی اور جواب سے روکیں۔

(۶) بعض مائیں محبّت اور لاڈ میں اپنی لڑکیوں کی تربیت اچھی طرح سے نہیں کرتیں۔ اور اپنے پر اور اولاد پر سخت ظلم کرتی ہیں۔ جب اِنکو دوسرے گھر جاکر کام دھندہ کرنا پڑتا ہے۔ تو ایک مصیبت نظر آتی ہے۔ غرضکہ لڑکیوں کو بھی تکلیف اور ماں باپ کو بھی قلق ہوتا ہے۔ اسلئے ماؤں کو چاہیئے کہ سختی سے نہیں۔ بلکہ محبّت و پیار سے اور نرمی سے اپنی اولاد کی تربیت کریں۔ اور چٹورپن، چغلخوری، غیبت اور جھوٹ بولنے کی عادت سے پرہیز کرائیں۔ زیادہ مار پیٹ سے اکثر اولاد بگڑ جاتی ہے۔ اور پھر ماں باپ یہ لفظ کہتے ہیں۔ کہ ہماری قسمت

خراب ہے۔ حالانکہ قسمت اچھی ہوتی ہے۔ اور محض اپنی غفلتوں اور غلطیوں سے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ سو ہر ایک بچّے کی ماں اپنی کوشش سے ان تکلیفوں سے نجات پا سکتی ہے۔ اور موجب عزّت۔ سختی سے پلی ہوئی اولاد بڑی ہو کر والدین کو تکلیف دیتی ہے۔ اس لئے ماؤں کو چاہیئے۔ کہ اپنی اولاد کو نہایت سلوک و نرمی سے اچھی باتوں سے آگاہ کریں۔ اور بُری باتوں سے روکیں۔

(۷) خانہ داری کے امور میں بچّوں کو یہ تعلیم دی جائے۔ کہ گھر کی جس چیز کو جہاں سے اٹھائیں۔ پھر وہیں رکھدیا کریں۔ یہ نہایت ضروری بات ہے۔ بعض وقت گھر میں ایک چیز ہوتی ہے۔ لیکن غفلت سے کسی دوسری جگہ رکھے جانے پر نہیں ملتی۔ اور سخت دِقّت اور تکلیف ہوتی ہے ؛ فقط

راقمہ امۃ العزیز احمدی بنت منشی محبوب عالم راجپوت لاہور

زلزلہ

زلزلہ۔ یہ زمین کی اِک تباہ کُن حرکت ہے۔ ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اور جب بہت زوروں پر آئے۔ تو اکثر مکانات بیٹھ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات پکّے مکان بھی نہیں بچتے۔ اس طرح پر بہت سی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کبھی کبھی یہ حرکت بہت دیر تک قائم رہتی ہے۔ کچّے یا پکّے مکان میں رہنا گویا موت کے مُنہ میں رہنے کے برابر ہو جاتا ہے۔ اسوقت لوگ بانس یا لکڑی کی جھونپڑیاں بنا لیتے ہیں۔ ان ملکوں میں جہاں آتش فشاں پہاڑ کثرت سے ہیں۔ وہاں زلزلہ برابر ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے لوگ زیادہ تر لکڑی یا بانس کی جھونپڑی میں رہتے ہیں۔ مگر اکثر پختہ مکان بھی بنا لیتے ہیں۔ لیکن یہ مکان کبھی دو منزلہ نہیں ہوتے۔ اور یہ زلزلہ کبھی ان آتش فشاں پہاڑوں کو جو ایک مُدّت سے بند پڑے ہوئے ہوتے ہیں لاوا پھینکنے والا بنا دیتا ہے۔

زلزلہ کس طرح واقع ہوتا ہے زلزلہ کے بارے میں جہلاء کے یہ خیالات ہیں۔ کہ زمین کے نیچے ایک بہت بڑی گائے ہے۔ جو اپنے سینگ پر دنیا کو اُٹھائے ہوئے ہے۔ اور جب اسکا ایک سینگ تھک جاتا ہے۔ تو وہ اپنے دوسرے سینگ پر اسے تبدیل کر لیتی ہے۔ اور اس طرح پر کرنے سے ایک قسم کی حرکت ہوتی ہے۔ تو لوگ اسکو زلزلہ کہتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ اسکے نیچے بہت سے سانپ ہیں۔ اور ان میں سے ایک کے سر پر دنیا ہے۔ جب یہ سانپ تھک جاتا ہے تو دوسرا جگہ لے لیتا ہے۔ اس طرح جو حرکت ہوتی ہے۔ اسکو زلزلہ کہتے ہیں۔ اس طرح سے بہت سے قصّے اسکے بارے میں ہیں۔

حقیقی بات یہ ہے کہ شروع میں یہ دنیا اس حالت پر نہ تھی بلکہ یہ رقیق مادہ کی طرح تھی۔ اور اسکی شکل آفتاب کی سی تھی۔ آہستہ آہستہ یہ سرد ہو کر اس گھونگے کی مانند سکڑتی گئی جو توڑ دیا گیا ہو۔ اور آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہو کر سکڑ رہا ہو۔ اور اب دنیا کی حالت سرد ہو کر ایسی ہی ہو گئی ہے لیکن اب بھی اسکے اندرونی حصّہ میں گرم رقیق مادہ موجود ہے۔ جو آہستہ آہستہ سکڑ کر نیچے دب رہا ہے۔ اور جب یہ مادہ دب جاتا ہے۔ تو ایک قسم کی جُنبش ہوتی۔ جس سے در و دیوار ہِل جاتے۔ سمندر کا پانی بہت زور سے

ہچکولے کھاتا ہے - اور یہی زلزلہ ہے ۰ فقط والسلام

عاجزہ محسنہ خاتون - بنت محمد عین الحق صاحب
قانونگوئے شہر بھاگلپور

دائمی جُدائی

باد خزاں کے تیز و تند اور غصیلے جھونکے بہار کے خوشنما پھولوں کو مُرجھانے اور ان پر دست تطاول دراز کرنے میں کیا لُطف حاصل کرتے ہونگے. بادِ صرصر کے ہٹیلے جھونکے سرسبز کھیتوں شاداب باغیچوں اور لہلہاتے ہوئے چمنوں چٹکتے ہوئے غنچوں چمکتی ہوئی کلیوں ہمکتے ہوئے پھولوں کو مُرجھانے میں کیا سرور پاتے ہونگے۔

کالی کالی گھٹاؤں اور سیاہ سیاہ طوفانی گھٹاٹوپ بادلوں کو نیلگوں بحر فلک کے چھپا لینے میں کیا لذّت ہوتی ہے۔

سمندرِ بے پایاں کی خوفناک موجیں طوفانی لہریں متلاطم گردابیں ساحلِ مراد کو پالینے والے جہاز کی تباہی سے کیا فائدہ اُٹھاتی ہیں۔

سحابِ زندگی کیوں ایک غمزدہ انسان ایک حسرت و الم سے چُور انسان پر بارشِ غم کرتا ہے۔

صیاد جفا شعار کیوں نغمہ سنج بلبلوں زمزمہ سرا پرندوں کو شاہدِ گُل سے جُدا کر دیتا ہے - آہ کس لئے عشق و محبّت کا راگ الاپنے والی عندلیب خوشنوا کو مجبور بنا کر رنج و غم اور فکر و الم کے دُکھڑے رونے کے لئے مجبور کرتا ہے۔

آہ مجھے معلوم ہے کہ تمھارا جہازِ حیات موت کے عمیق و خوفناک سمندر میں غرق ہو گیا ہے - اور ظالم موت نے تمھیں ہم سے چھین لیا ہے - آہ کیا تم اپنے غمزدہ باپ اپنے فرقت زدہ شوہر اپنی دلفگار سہیلیوں اور رشتہ داروں کو پھر کبھی تسکین دینے نہ آؤ گی؟ کیا پھر کبھی اپنا پیارا نازک اندام محبّت شعار چہرہ نہ دکھاؤ گی؟ آہ کیا اپنے ننھے منے پیارے بچّوں پر بھی اپنا دستِ شفقت کبھی نہ پھیرو گی؟ کیا ان کی معصومی و یتیمی پر بھی تمھیں رحم نہ آئیگا کہ ایک بار بھی پیار کر جاؤ؟ آہ کیا واقعی تم ہماری مادی اور کثیف نظروں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اوجھل اور نہاں ہو گئیں؟ اے خواب نوشین کا مزا لینے والی خاتون! اور عندلیب خوشنوا سے بھی زیادہ پیارا اور سریلا راگ الاپنے والی ہستی!! تُو ہم سے جُدا ہو گئی اور ہم تیری یاد میں سیماب وار بیقرار ہیں۔

نوٹ :- بہنوں نے سلسلہ اخبارات میں میری عزیز سہیلی محمودہ بیگم اہلیہ مولوی عبد السّلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کا حال ملاحظہ کیا ہوگا مرحومہ نہایت خلیق و خوش مزاج اور نیک و محبّت شعار خاتون تھیں - افسوس قدرت نے انکو عین عالم جوانی ہی میں ہم سے جُدا کر دیا اور انہوں نے ۲۶ مئی کو اس عالم فنا سے عالم بقا کی طرف سدھار کر دائمی جُدائی اختیار کر لی۔

یہ چند سطور انکی وفات کی خبر سنکر وفورِ غم اور فرطِ الم

میں لکھے گئے تھے مگر میں اپنی مسلسل پریشانیوں کے باعث اسے مصباح کیلئے جلد ارسال نہ کر سکی بہنوں سے التجا ہے کہ مرحومہ کیلئے دعا مغفرت کریں ۰

دلفگار لئیقہ بیگم۔ کلکتہ

کچھ غلطیوں کی اصلاح

مصباح یکم اگست کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے :۔

"مسلمان بہنیں جنہوں نے دنیا کے آگے اسلام کا ایک نمونہ پیش کرنا ہے" واضح ہو کہ یہ فقرہ بالکل غلط ہے۔ صحیح یوں ہے "مسلمان بہنیں جنکو دنیا کے سامنے اسلام کا ایک نمونہ پیش کرنا ہے"

یاد رکھو۔ کہ مصدر یہ زیادتیں لفظ ہے استقبال کے معنی دیتا ہے۔ اسوقت اسکا فاعل مفعول کی صورت میں آتا ہے۔ جیسے ؎

کہتا ہے کون تم سے کہ تم مادمن کو دو
جو کچھ کہ تم کو دینا ہے اس انجمن کو دو

(مولوی نذیر احمد صاحب)

یہاں مولویصاحب نے "جو کچھ کہ تم نے دینا ہے" نہیں لکھا۔

صفحہ ۱۰، ۱۱ پر ان فقرات میں (جس کا کہ صحت پر بھی بڑا اثر پڑتا ہے۔ جس سے کہ ہر ایک انسان کو بچنا چاہیئے۔ جس طرح کہ کہا جاتا ہے) کاف بیانی کا استعمال غلط کیا گیا ہے۔

معلوم ہو۔ کہ بیان کا کاف حروف جر۔ حروف عطف۔ اور صفت صددی کے ساتھ ملانا غلط ہے۔

صفحہ ۱۲ پر لکھا "پٹھان کوٹ سے بذریعہ موٹر ۲۵ میل دُور ہے" افسوس ہے کہ اس فقرے کا مطلب اچھی طرح نہیں سمجھا جا سکا۔ بہرحال جو کچھ سمجھا ہوں اسکے مطابق عرض ہے :۔

اگر پٹھان کوٹ بذریعہ موٹر ۲۵ میل دُور ہے تو شاید بذریعہ پاؤں ۱۰۰ میل دُور ہو۔ بذریعہ ریل گاڑی ۵۰ میل اور بذریعہ بیل گاڑی ۲۰۰ میل دُور ہو۔

مصباح ۔بذریعہ موٹر من وجہٍ درست بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض پیدل پہاڑی رستے زیادہ قریب ہوتے ہیں البتہ بجائے ۲۵ میل کے ۶۵ میل صحیح ہے۔ اور یہ مصباح کے کاتب کی غلطی ہے۔

مصباح صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے۔ ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
زمانہ گیا مُنہ دکھاتا نہیں

مگر میرے خیال میں در اصل شعر یوں ہے ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا دَورِ دورہ دکھاتا نہیں ~~نہ عیش~~

کیا مکرم معظم اڈیٹر صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ کونسا شعر در اصل شاعر کا ہے؟

مصباح ۔شاعر کا اصلی شعر تو دوسرا ہی ہے لیکن پہلا شعر بھی غلط نہیں۔

خاکسار س۔ا۔ شاد احمدی
سیالکوٹی دھن باد

KHILAFAT LIBRARY

لجنہ اماء اللہ کا قیام لائلپور میں

اباجان کی تبدیلی فیروزپور سے لائلپور میں ہو گئی اور جون ۱۹۲۶ء میں ہم سب لائلپور پہنچے مگر ہمیں یہ سن کر بہت افسوس ہوا کہ یہاں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ نہیں ہوتا کیونکہ فیروزپور میں ہفتہ وار ہوتا تھا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اباجان نے بذریعہ قاضی محمد نذیر صاحب احمدیہ مسجد میں بروز جمعہ اعلان کرادیا چنانچہ اکثر احمدی بھائیوں نے کمال مہربانی سے اپنے گھر کی مستورات کو ہمارے غریب خانے پر (جو کہ شہر کے ایک طرف واقعہ ہے) ۸ر جولائی ۱۹۲۶ء اتوار کو پہنچا دیا جزاہم اللہ۔ چنانچہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ احمدیہ مستورات باتفاق رائے تجویز ہوئیں اور سکرٹری صاحبہ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد نذیر صاحب تجویز ہوئیں اور خزانچی اہلیہ صاحبہ مولوی عبید اللہ صاحب تجویز ہوئیں اور عاجزہ اور عزیزہ مبارکہ بیگم کی تائید سے یہ تجویز پاس ہو گئی جلسہ کی کارروائی شروع ہو گئی سب سے پہلے اہلیہ صاحبہ سید غلام حسین صاحب نے قرآن شریف کی تلاوت کی اسکے بعد عزیزہ مبارکہ بیگم نے نظم رسول عربی پڑھی اسکے بعد عاجزہ نے مضمون اس امر پر پڑھا کہ جس طرح اب اسلام کو مردوں کی کوششوں کی ضرورت ہے، اسی طرح عورتوں کی کوششوں کی بھی ضرورت ہے۔

اسکے بعد احمدی بچوں نے درثمین سے چند نظمیں پڑھکر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ بعد میں عزیزہ مبارکہ بیگم نے اخلاق خاتون سے تین سبق پڑھے اسکے بعد دختر حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے گلدستہ احمدیہ سے نظم پڑھکر سنائی پھر اہلیہ صاحبہ قاضی محمد نذیر صاحب نے درثمین سے نظم پڑھی اسکے بعد عاجزہ نے کشتیٔ نوح کے چند ورق پڑھے۔ اسکے بعد وہ فارم جو کہ بعنوان لجنہ اماء اللہ کے متعلق ابتدائی تحریک ہے دختر حافظ غلام رسول صاحب نے پڑھا۔

اب تک دو اجلاس لجنہ اماء اللہ کے احمدیہ مستورات لائلپور کے ہو چکے ہیں چنانچہ پھر چندے کی تحریک ہوئی کُل چھ روپے چار آنے ہوئے جو کہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیئے گئے۔ امید ہے کہ پہنچ گئے ہونگے مندرجہ ذیل بہنوں نے چندہ دینے میں حصہ لیا:-

	روپے	آنہ	
پریذیڈنٹ صاحبہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل	۴	—	۰
خزانچی صاحبہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبید اللہ صاحب	۱	—	۰
اہلیہ صاحبہ سید غلام حسین صاحب	۸	—	۰
محمودہ بیگم " " "	۴	—	۰
مبارکہ بیگم " " "	۴	—	۰
ممتاز بیگم " " "	۴	—	۰
دختر حضرت غلام رسول صاحب	۸	—	۰
اقبال بیگم اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب	۲	—	۰
اہلیہ صاحبہ بھائی محمد عظیم صاحب درزی	۴	—	۰
اہلیہ صاحبہ بھائی خدا بخش صاحب	۸	—	۰
جمیلہ بنت " " "	۲	—	۰
اسم نامعلوم	۸	—	۰
چندہ کل رقم	۴	—	۶

خاکسار محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین احمدی بخاری

بوجہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ احمدیہ مستورات لائلپور

سیلاب اٹک

عاجزہ لاہور سے رخصت ہو کر چند دن فیروزپور اپنے بڑے ماموں صاحب کے ہاں ٹھیرتے ہوئے مورخہ ۵ جون ۱۹۲۸ء کو نوشہرہ بمعہ اپنی ہمشیرہ و بھائی کے پہنچے۔ یہاں آکر لوگوں کی ایک عجیب حالت دیکھی چھوٹے سے لیکر بڑے تک اور امیر سے لیکر غریب تک فکرمند اور پریشان۔ کیونکہ دو تین سال کا عرصہ ہوا جبکہ گلگت میں ایک بہت بڑا برف کا تودا چوٹی سے پھسل کر نیچے آگیا ہے۔ اور اس نے وہ پانی جو دریائے اٹک اور جہلم میں آتا تھا۔ روک لیا وہ پانی جمع ہوتے ہوتے سینکڑوں ٹن پانی جمع ہو گیا ہے۔ اور اب اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ اس سے ایک عظیم الشان سیلاب کا اندیشہ ہے۔ بڑے بڑے انجنیئر وہاں گئے ہوئے ہیں اسکی روک تھام کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ کوئی ایسی صورت نکل آئے جس سے زیادہ نقصان کا اندیشہ نہ ہے۔ انجینروں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح اسمیں شگاف آجائے تو پانی کو راستہ ملجائے مگر کوئی تدبیر شگاف کی نہیں ہوئی۔ یہ مہینہ اگست کا جتنا گذرا ہے خدشہ ہی میں گذرا ہے۔ اور جتنا باقی ہے اس میں بھی خطر ہی ہے۔ اگست میں اگر پانی نہیں آیا۔ تو پھر آئندہ اندیشہ ہوگا۔ کیونکہ برف پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ لوگ سمجھے ہوئے ہیں کہ اب پانی آیا۔ اب پانی آیا۔ بہت زیادہ خطرہ تو اٹک کا ہے۔ لیکن چونکہ دریائے کابل جس کے کنارے نوشہرہ آباد ہے دریائے اٹک میں گرتا ہے۔ خیال ہے۔ کہ جسوقت اٹک میں پانی آیا۔ دریائے کابل جسکو لنڈ بھی کہتے ہیں اس کا پانی واپس ہوگا۔ جس سے نوشہرہ میں بھی طغیانی کا خطرہ ہے۔ چونکہ دریائے کابل نوشہرہ کے درمیان میں سے گذرتا ہے۔ ایک پار شہر آباد ہے۔ دوسر پار چھاؤنی۔ اس لئے جہاں اٹک کے کنارے کے شہر اور دیہات خالی ہو رہے ہیں۔ وہاں نوشہرہ اکوڑہ جہانگیرہ مردان چارسدا اتمان زئی دیگر شہر و دیہات بھی خطرے سے خالی نہیں۔ خداوند کریم گورنمنٹ کو اسکی جزائے خیر دے شہروں میں روک تھام کے بڑے بڑے انتظام کر رہی ہے۔ نالوں میں بند لگ رہے ہیں۔ جس طرف سے شہر کا کنارہ دریا کے کنارے سے نیچا ہے۔ بند لگ رہے ہیں۔ انتظام تو شہر میں بڑا عمدہ ہو رہا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ امید بھی ہے کہ وہ کافی ہوگا۔ احتیاطاً ایک عام حکم شروع اگست میں پبلک کو ملا کہ اپنے سامان وغیرہ باندھ کر دوسرے حکم کے منتظر رہو۔ جسوقت پانی گلگت سے چلا اور اٹک کے قریب آیا۔ ۲۴ گھنٹے پہلے آپکو اطلاع ملیگی۔ اور سرکاری طور پر سواریوں کا انتظام ہوگا۔ جہاں چاہو گے پہنچا دیا جائیگا۔ اس خبر کے سنتے ہی لوگوں میں تو تہلکہ مچ گیا اور بھاگ دوڑ اسی ہی دن سے شروع ہو گئی لوگ گھر بار چھوڑ چھوڑ کر سوداگر دکانیں بند کر کر کے بھاگنے لگے۔ بنیوں کو سرکاری حکم ملا کہ بغیر اجازت کوئی بنیا نہ جائے باقی اور بھی جتنے لوگ تھے جو

ملازمت کی وجہ سے خود نہ جا سکتے تھے جنکی قرب وجوار میں جہاں جہاں رسائی تھی۔ اپنے بال بچے پہنچا دیئے۔ سوائے چند چیدہ لوگوں کے شہر میں سناٹا ہے۔ باقی لوگ بھی حکم کے منتظر سامان باندھے مسافروں کی طرح بیٹھے ہیں۔ ۱۴ تاریخ کا تو عجائب نظارہ تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بعض جگہ تو یہ مشہور ہو گیا سخت طغیانی آ گئی اور کئی شہر اور دیہات اسکی نذر ہو گئے لیکن یہ خبر بالکل غلط ہے آجتک تو خدا کے فضل کے ماتحت کوئی طغیانی نہیں آئی خطرہ ضرور لگا ہوا ہے۔ اور اس خطرے کی وجہ سے لوگ پریشان اور بیچین ہیں ؛

ایڈیٹر:۔ اس سے آگے بہن زبیدہ نے وہ حالات لکھے ہیں جو سیلاب کی غلط خبر پھیل جانے کی وجہ سے پیش آئے کہ کس طرح پر لوگوں نے مکانات خالی کر دیئے اور بھاگڑ پڑی۔ چونکہ معاملہ رفت گزشت ہوا۔ اسلئے وہ حالات نہیں چھاپے ؛

حل طلب معمہ

مندرجہ ذیل فقروں میں سے ہر ایک فقرے میں کسی نہ کسی چوپائے کا نام مخفی ہے۔ وہ بتایا جائے۔

مثال:۔ مثلاً یہ فقرہ ہو۔ "میں نے کہا تھیلی میں کیا ہے" تو کہا کی "ہا" اور تھیلی سے "تھی" ملانے سے "ہاتھی" بن جائیگا۔ ایسے الفاظ بالکل متصل ہونے چاہئیں۔

وہ فقرات یہ ہیں :۔

۱۔ بیچاری چھری سے ایسی بری طرح زخمی کی گئی کہ جانبر نہ ہو سکی۔

۲۔ ہمارا کیا بس ہے۔ ربّ کریم کا ارادہ ہی ایسا تھا۔

۳۔ تمہاشے روپیے جمع کرنے کا ڈھنگ خوب جانتے ہیں۔

۴۔ کیسا روپیہ؟ میں نے تم سے کب لیا تھا؟

۵۔ جہاز رانی ولایت میں اعلیٰ درجہ پر سکھائی جاتی ہے۔

۶۔ اندھیرے میں گھر سے باہر نہ نکلا کرو۔

۷۔ یہ ایسا خوفناک منظر تھا کہ مجھ سا نڈر بھی دہشت کھا گیا۔

۸۔ صابن دریچہ میں پڑا ہے وہاں سے لے لو

۹۔ سعیدہ بھی نسیمہ کی طرح نیک لڑکی ہے۔

۱۰۔ ہماری دوکان سے ایک فٹ لمبی سونے کی سلاخ چرائی گئی۔

(ع۔ ج)

نوٹ:۔ اس معمہ کا صحیح حل کرنے والیوں میں سے جس کا نام بذریعہ قرعہ نکلے گا۔ اُسے ۴ ماہ تک مصباح مفت دیا جائیگا۔ یا وہ کسی غریب کے نام جاری کرا دیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

مصباح کے خریدار بڑھانے میں جو بہنیں کوشش کرینگی ان کے نام شکریہ کے ساتھ چھپینگے ؛

دلچسپ معلومات

(۱) ہندوستانی بیواؤں کی تعداد

لیجسلیٹو اسمبلی (مجلس قانون ساز ہند) میں آجکل ایک قانون صغیر سنی کی شادی کے امتناع کیلئے در پیش ہے جسکی رُو سے یہ خراب رواج جو عام طور پر ہندوؤں میں زیادہ ہے جرم قرار دیا جائیگا۔ اِس قانون کے حامیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بعض نے تو یہاں تک تجویز کی ہے کہ شادی شدہ مرد یا عورتوں کے لئے سکول یا کالج کا داخلہ بند کر دینا چاہیئے۔ یہ قانون مندرجہ ذیل اعداد و شمار کی وجہ سے پیش کیا گیا ہے جو ۱۹۲۱ء میں بیواؤں کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں:-

ایک سال سے کم عمر کی بیوائیں	۶۱۲
ایک اور دو سال کے درمیان عمر کی بیوائیں	۴۹۸
۲ اور ۳ سال " " " "	۱۲۸۰
۳ اور ۴ سال " " " "	۲۸۶۳
۴ اور ۵ سال " " " "	۶۷۵۵۸
۵ اور ۱۰ سال " " " "	۸۸۵۸۰
۱۰ اور ۱۵ سال " " " "	۲۳۳۵۳۳

بیواؤں کی یہ تعداد اور بھی حسرتناک ہو جاتی ہے جبکہ ہندو دھرم کی رُو سے ان میں سے کوئی بھی دوبارہ شادی کی مجاز نہیں۔

(۲) یورپ میں گرمی کی شدت

امسال لنڈن میں خصوصاً اور تمام یورپ میں عموماً درجہ حرارت اسقدر زیادہ ہے۔ کہ اسکی مثال گذشتہ ستائیس سال میں اُن ممالک میں کہیں نہیں ملتی۔

KHILAFAT LIBRARY

(۳) سراغ رسانی کی عجیب و غریب مثال

یوروپین ڈاکٹر لینگس نے جو سراغ رسانی کے علم کا مشہور ماہر ہے۔ اپنی مہارت کا جو ثبوت پیش کیا ہے نہایت ہی تعجب انگیز ہے۔ کہتے ہیں ملک کینیڈا میں البرٹا کے مقام پر وہاں کی پولیس نے ڈاکٹر مذکور سے ایک ایسے قتل کی واردات کے متعلق تفتیش کیلئے درخواست کی۔ جسمیں تین آدمی اور ایک عورت ہلاک ہوئے تھے مگر قاتل گرفتار نہیں ہو سکا تھا۔ ڈاکٹر نے موقع واردات پر پہنچکر لاشوں کا معائنہ کیا اور پولیس سے کہا کہ ان بدنصیبوں کو ۲۵ گز کے فاصلے سے بندوق کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ فاصلہ ماپنے پر قریب ہی میں ایک گھر سے ایسی بندوق دستیاب ہو گئی۔ جسکے مالک نے اقبال کیا کہ واقعی اُس نے اپنی ماں ایک بھائی اور دو اور آدمیوں کو قتل کیا ہے۔

(۴) ایک عجیب و غریب سرنگ

فرانس اور سپین کے درمیان حدِّ فاصل کوہ پیرینیز ہے۔ اب ان دونو ملکوں کو بذریعہ ریل ملا دیا گیا ہے۔ سرنگ جو کوہ مذکور کے درمیان بنائی گئی ہے پانچ میل لمبی ہے۔

(دیہاتی آئینہ)

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر اخبار مسیح کیلئے قادیان سے شائع کیا)